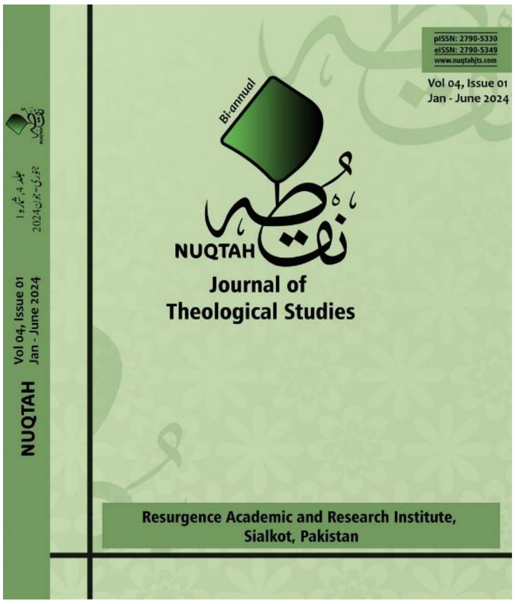

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

تفسیر "الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلاتِ القرآن" میں شیخ عبدالجبار باجوڑی کا منہج واسلوب: ایک تحقیقی جائزہ

An Exploratory Review of Shaikh Abdul Jabbar Bajouri's Methodology of Tafsir in Ilham al-Rahman fi Hal Mushkilat al-Quran

Irfanullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan
Email: **irfanullah2728@gmail.com**

Abdul Subhan
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Agriculture University, Peshawar
Email: abdulsubhanzaheer@gmail.com

Faisal ur Rehman
Phd Research Scholar, International Islamic University Islamabad
Email: faisalkhaliliiui@gmail.com

Published online: 20th June 2024

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:

https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

تفسیر "الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلاتِ القرآن" میں شیخ عبد الجبار باجوڑی کا منہج واسلوب: ایک تحقیقی جائزہ

An Exploratory Review of Shaikh Abdul Jabbar Bajouri’s Methodology of Tafsir in Ilham al-Rahman fi Hal Mushkilat al-Quran

Abstract

This study undertakes an exploratory review of Shaikh Abdul Jabbar Bajouri's Tafsir methodology in his seminal work, Ilham al-Rahman fi Hal Mushkilat al-Quran. Through a qualitative analysis, this research identifies and examines the key features of Bajouri's exegetical approach, including his use of linguistic and historical contextualization, incorporation of Hadith and Arabic literature, and engagement with classical and contemporary Tafsir traditions. The findings highlight Bajouri's unique synthesis of traditional and rationalist perspectives, shedding light on the nuances of his thought and contributions to Quranic exegesis. His method includes using syntax, Arabic poetry and Arabic linguistics. This research contributes to the field of Islamic studies, providing insights into the dynamics of Tafsir methodology and its ongoing relevance in contemporary Muslim scholarship.

Key Words: Mushkilat al-Quran, Tafsir, Syntax, Etymology, Poetry, linguistic.

موضوع کا تعارف اور ضرورت واہمیت

قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری اِلہامی کتاب ہے، جو بنی نوع انسان کے لئے باعثِ ہدایت اور شک وشبہ سے پاک ہے، خود قرآن کریم کے الفاظ بھی اس پر دلالت کرتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ذَلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ "[1]" یہ کتاب ایسی ہے کہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے یہ ہدایت ہے ڈر رکھنے والوں کے لئے "۔

قرآن کریم نے اپنی تعریف اِن الفاظ میں کی ہے: یہ کتاب اللہ کی طرف سے جبرائیلؑ نے محمد مصطفیٰ ﷺ پر عربی زبان میں نازل کی ہے۔ ارشادِ پاک ہے:

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَلَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ"[2]

"بے شک یہ قرآن رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے، امانت دار فرشتہ اسے لے کر اترا ہے، اے پیغمبر تمھارے قلب پر اترا ہے تاکہ تم ان (پیغمبروں) میں شامل ہو جاؤ جو لوگوں کو خبر دار کرتے ہیں، ایسی عربی زبان میں اترا ہے جو پیغام کو واضح کر دینے والی ہے، اور اس قرآن کا تذکرہ پچھلی کتابوں میں موجود ہے"۔

علم التفسیر

تفسیر کا مادہ اشتقاق "ف س ر" ہے جس کے معنی ہیں کھولنا۔[3] قرآن میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے: وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا"[4]

اور یہ لوگ نہیں لاتے آپ کے سامنے کوئی عجیب سوال مگر لے آتے ہیں ہم آپ کے پاس اس کا سچا اور قطعی جواب اور بہترین وضاحت"۔ یہاں تفسیر وضاحت کے معنیٰ میں ہے۔

علم التفسیر کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"علم يبحث فيه عن القرآن الكريم من حيث دلالته على مراد الله تعالى بقدر الطاقة البشرية[5]"

ایسا علم جس کی بدولت انسانی طاقت کی بقدر اللہ تعالیٰ کی مراد کی پہچان ہو سکیں" ، لہٰذا قرآن کریم میں غور و فکر کرنا تفسیر ہی ہے۔

علم التفسیر کا باقی علوم میں مقام

علم التفسیر تمام علوم وفنون سے افضل اور اشرف ہے، کیونکہ اس کا تعلق براہِ راست کتاب اللہ کی تشریح اور وضاحت سے ہے، اسی وجہ سے علماء امت نے اس کتاب کی تفسیر کو نسل در نسل منتقل کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے کام لیا ہے۔ ان تفاسیر کے مؤلفین نے مختلف مناہج واسالیب اپناتے ہوئے متعدد کتب لکھی ہیں، انہی مختلف انواع میں سے ایک نوع "مشکلات القرآن" یا "غرائب القرآن" بھی ہے۔

مشکلات القرآن

قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل شدہ وہ کتاب سماوی ہے جو قیامت تک کے بنی نوع انسان کے لئے باعثِ رشد وہدایت ہے۔ اس کتاب کو سمجھنے کے لئے مختلف علوم وفنون کی ضرورت ہوتی ہے جن میں علم النحو، علم الصرف، علم البلاغۃ، علم الناسخ والمنسوخ، بحث شانِ نزول اور مشکلات القرآن یا غرائب القرآن وغیرہ شامل ہیں۔

مشکلات القرآن سے مراد وہ قرآنی مقامات ہیں جہاں پر آیات کے درمیان ایسا تعارض یا ابہام پایا جائے کہ قاری کو آیتِ مبارکہ کا مفہوم سمجھنے میں دقت اور دشواری پیش آئے۔ اگر ایسی آیات میں تتبع سے کام نہ لیا جائے تو انسان فہمِ قرآن میں مختلف غلطیوں کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سینکڑوں مقامات ہیں جہاں پر معمولی تغیر و تبدیلی سے مفاہیمِ قرآنی میں غلطی سرزد ہو جاتی ہے، اور بسا اوقات انسان کفر کا مرتکب بھی ہو جاتا ہے۔ مشکلات القرآن کے موضوع پر عربی زبان میں بہت کم کام ہوا ہے اور برصغیر پاک وہند میں پشتو بلکہ عربی، اردو اور میں بھی اس پر کام نہ ہونے کے برابر ہے۔

"تفسیر الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلات القرآن" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کے مؤلف مولانا حضرت مولانا محمد عبد الجبار خاکی باجوڑی ہیں۔ عربی زبان میں تصنیف کردہ یہ تفسیر دو جلدوں پر مشتمل نہایت مختصر اور جامع تفسیر

ہے، جو سن 1991ء میں لکھی گئی ہے۔ اس تفسیر میں مخصوص مقامات مشکلات القرآن کی تسلی بخش تفسیر موجود ہے۔ یہ تصنیف تفسیر بالماثور کی طرز پر مرتب کی گئی ہے، جس میں قرآن کی تفسیر خود قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ، آثار صحابہؓ و تابعینؒ، کتبِ لغت اور عربی اشعار سے کی گئی ہے۔

مولانا شیخ محمد عبد الجبار باجوڑی کا سوانحی خاکہ

حضرت مولانا محمد عبد الجبار خاکی، نقشبندی، سن 1945ء کو وطن عزیز پاکستان کے صوبہ خیبر پختون خواہ کے قبائلی ضلع باجوڑ کی تحصیل لوئی ماموند کے ایک چھوٹے اور پسماندہ گاؤں "گواٹی" میں ایک معزز، مذہبی اور علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نسبی سلسلہ یہ ہے: محمد عبد الجبار بن مغل خان بن عمرا خان بن عبد الرحیم بن محمد سلیم باجوڑی گواٹوی۔ مولانا موصوف کے خاندان میں اکابر علماء کرام کا ایک سلسلہ شروع ہی سے چلتا آرہا تھا، جن میں مرحوم مولانا عبد الخالق گواٹوی معروف (کٹکوٹ مولوی صاحب)، مرحوم مولوی فضلِ حق گواٹوی معروف خونہ قاضی صاحب اور مولانا عبد الجلیل مرحوم قابلِ ذکر ہیں۔

تصانیف

مولانا کی سب سے مایہ ناز تصنیف چوں کہ "تفسیر الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلاتِ القرآن" ہے اس لیے سب سے پہلے اسی کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس کے بعد مصنف کی دیگر تصانیف کے صرف نام ذکر کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا، ان کی زیادہ تر تصانیف قرآنِ کریم کی تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث وغیرہ جیسے اہم موضوعات کے متعلق ہیں۔

تعارف الہام الرحمن فی حل مشکلات القرآن

شیخ عبد الجبار باجوڑی نے اپنی تفسیر الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلات القرآن کے مقدمہ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ بعض احباب نے مجھ سے بار بار ایک ایسی تصنیف لکھنے کا مطالبہ کیا کہ جس کی بدولت قرآن کریم کے مشکل مقامات

خوب واضح اور روشن ہو جائیں، اوراس تفسیر میں ایسے فوائد ہوں جن کے ذریعہ سے شائقینِ علوم قرآن کی پیاس بجھ جائے۔ چنانچہ اس پرزور مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے میں نے تفسیر کی ابتداء کی۔ اس تفسیر کی تکمیل کم وبیش دو سالوں میں ہوئی۔ چنانچہ پہلی بار تصحیح اور نظر ثانی کے بعد 5 جمادی الثانیہ، 1412ھ کو بدھ کی رات بمطابق 10 دسمبر 1991ء کو اس کی تکمیل ہوئی، جب کہ دوسری بار تصحیح اور نظر ثانی کے بعد بروز جمعرات 24 جمادی الثانیہ، 1412ھ بمطابق 1992ء کو دوبارہ چھپ گئی، جب کہ تیسری بار تصحیح اور نظر ثانی کے بعد بروز جمعہ، 21 محرم الحرام، 1423ھ بمطابق 2003ء تک اس کی طباعت ممکن ہو سکی۔

پہلے ایڈیشن کے مطابق یہ تفسیر چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ مقدمہ اور سورۃ الفاتحہ سے سورۃ المائدہ کے اختتام تک پانچ سورتوں پر مشتمل ہے، جب کہ دوسرا حصہ سورۃ الانعام سے سورۃ الکہف تک بارہ سورتوں پر مشتمل ہے، تیسرا حصہ سورۃ الکہف سے سورۃ سباء تک سترہ سورتوں پر مشتمل ہے جب کہ چوتھا اور آخری حصہ سورۃ سباء سے لیکر آخرِ قرآن، سورۃ الناس تک اسّی سورتوں پر مشتمل ہے۔ جب کہ کئی بار نظر ثانی اور تصحیح کے بعد آج کل یہ تفسیر دو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی طباعت کا اہتمام الھدیٰ پرنٹرز، محلہ جنگی پشاور نے کیا ہے، اوراس کے نسخے دارالاشاعت پشاور کے علاوہ، مکتبہ جامعہ تعلیم القرآن ترخوباجوڑ میں بھی آسانی سے ملتے ہیں۔ چونکہ پہلے نسخہ میں قرآن کریم کی آیات کو مختصراً ذکر کیا گیا تھا، البتہ موجودہ نسخہ مکمل قرآن کریم کے متن اور مشکل آیات کی تشریح پر مشتمل ہے۔ نیز بیروت سے بھی اس تفسیر کی طباعت کا اہتمام کیا ہے۔[6]

وجہ تسمیہ تفسیر

اِلہام بابِ اِفعال کا مصدر ہے جس کا معنی مشہور ماہر لغت ابوالہلال حسن بن عبداللہ العسکری نے یوں کیا ہے "الالہام:القاء عمل الخير في النفس"[7] الہام کا معنیٰ ہے دل میں اچھی بات ڈال دینا۔ اس کی تائید حدیث مبارکہ سے ثابت، مشہور دعا سے بھی ہوتی ہے کہ "أللهم ألهمني رشدي وأعذني من شرنفسي"[8] یعنی "اے اللہ، میرے

دل کو ہدایت کا راستہ دکھادے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچالے"۔ چنانچہ مصنف نے بھی تفسیر کا نام اسی بنیاد پر رکھا ہے کہ قرآن کریم کے مشکل مقامات کو حل کرنے میں رحمٰن ذات کی طرف سے دل میں اچھی بات کا القاء۔

تفسیر واصولِ تفسیر کے میدان میں خدمات

1. تفسیر "الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلات القرآن"
2. تفسیر "فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن وتفسیرِ الفرقان": پشتو زبان میں لکھی گئی یہ تفسیر دو جلدوں میں انتہائی سلیس اور مختصر تدوین ہے، مولانا وحید اللہ قاسمی نے اس پر ایم فل کا مقالہ لکھا ہے۔ مکتبہ جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن ترخو باجوڑ کے تحت اس کی طباعت پہلی بار جمادی الاولیٰ 1429ھ، دوسری بار شوال 1429ھ، تیسری بار محرم الحرام 1430ھ اور چوتھی بار جمادی الثانی 1430 کو ہوئی۔[9]
3. بیاض القرآن مع خلاصۃ الفرقان من تحریراتِ محمد عبد الجبار: ایک جلد پر مشتمل اس بیاض القرآن میں جابجا مشکل مقامات کی تشریح کی گئی ہے جب کہ تفسیر کے حوالہ سے اس میں کافی رموزواشارات موجود ہیں۔ الفلاح پرنٹنگ پریس پشاور نے شعبان المعظم 1439ھ / مئی 2018ء کو اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے، جب کہ جامعہ تعلیم القرآن ترخو باجوڑ آج کل اس کی نشرواشاعت میں مصروفِ عمل ہے۔

مولانا موصوف کی دیگر تصانیف

- ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح للامام البخاری: بخاری شریف کی یہ عربی شرح چار جلدوں پر مشتمل نہایت مدلل تصنیف ہے۔[10]
- فیض الملہم فی حلِ مشکلاتِ الصحیح للامام مسلم رحمہ اللہ، دو جلدوں پر مشتمل ہے۔[11]
- فیض الودود شرح سنن ابو داؤد[12]

- المسک الشذی شرح الجامع الامام الترمذی[13]
- اِتمام الحاجۃِ علیٰ سننِ ابن ماجہ، ابنِ ماجہ پر مخطوطہ ہے، تاحال غیر مطبوعہ ہے۔
- التعلیق النامی علیٰ سنن النسائی، عربی زبان میں سنن نسائی پر مخطوطہ لکھا گیا ہے۔فی الحال غیر مطبوع ہے۔
- التعلیق الصحیح علیٰ مشکوۃ المصابیح[14]

اس کے علاوہ مولانا موصوف کی دیگر تصانیف میں الدرالمنثورہ والادعیۃ القرآنیہ، اسلام میں عورت کا مقام اور موجودہ انتخابات، مسائل الاربعین، ردبدعات، زمامستعار جوند (پشتو)، تحفۃ الاحباب فی عصمۃ الانبیاء وحفاظۃ الاحباب، تحفۃ المجاہدین فی تردیدِ الملحدین، ہجرت اور نصرت، اصول الجہاد لدفع الشرک والالحاد، دہ کفر خوخول کفر دے (پشتو)، **رسالے مثلاً**: تحفۃ الفقیر لمجاھدی جموں کشمیر، ھدیۃ الحرمین الشریفین، الخطبۃ الاستقبالیہ، خیر المسالک فی احکام المناسک، غایۃ الاصلاح لمنکرات النکاح اور ھدیۃ السالکین علیٰ ریاض الصالحین وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔[15]

تفسیر الہام الرحمٰن فی حل مشکلات القرآن میں شیخ عبد الجبار باجوڑی کا منہج واسلوب:

مذکورہ تفسیر میں مصنف کا منہج واسلوب کچھ یوں ہے کہ انہوں نے مختصر امقدمہ لکھنے کے بعد اپنا تعارف اور علمی وتصنیفی خدمات کا ذکر فرمایاہے،اس کے بعد مشکل مقامات کو تفسیر بالماثور اور مختلف علوم وفنون کی روشنی میں حل کرنے کی مدلل کوشش کی ہے۔انہوں نے صرفی ولغوی تحقیق،اشعار سے استدلال، علم البلاغۃ، سورتوں کے اگر کئی ایک نام ہوں تو انہیں ذکر کرنا، بعض سورتوں کے فضائل بیان کرنا، عصمتِ انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دفاع، فرقِ باطلہ کی تعیین اور ان پر رد، مروجہ رسوم وبدعات اور ان پر رد، اسرائیلی روایات کا تعین اور اس پر کلام وغیرہ جیسے پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ مدارس اور جامعات کے طلباء کرام اور محققین کو اس تفسیر سے فائدہ اٹھانا چاہیئے، کیونکہ یہ ایک مدلل ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے، اور اس کے مطالعہ کرنے سے قرآن مجید کے متعدد مقامات آسانی سے حل کئے جاسکتے ہیں۔

تفسیر الہام الرحمٰن کی خصوصیات

حضرت شیخ محمد عبد الجبار باجوڑی کی یہ شاہکار تصنیف کئی خصوصیات کی بناء پر دوسری تفاسیر کی بہ نسبت علمی فوقیت رکھتی ہے۔ یہ تفسیر عربی زبان میں ہے، تاہم جہاں کوئی مشکل یا کسی آیت وغیرہ کی مزید وضاحت اور تشریح مقصود ہو، تو وہاں عربی، اردو، پشتو اور فارسی تفاسیر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مصنف چونکہ پچاس سال سے مسلسل درس و تدریس کے شعبہ سے منسلک اور وابستہ ہیں، اس لئے انہوں نے اپنی تصنیف میں کتب احادیث بالخصوص کتبِ ستہ سے بھی کئی مقامات پر استفادہ کیا ہے۔ ذیل میں ابتدائی طور پر چند خصوصیات کو تفصیلا جب کہ باقی کو اِجمالا نقل کیا جاتا ہے، اور طوالت سے بچنے لے لئے صرف سورۃ اور آیت نمبر کا حوالہ دیا جائے گا۔

1۔ سورتوں اور آیات کی فضیلت بیان کرنے کا اہتمام

اس تفسیر میں مصنف دامت برکاتہم نے بعض مقامات پر سورتوں اور آیات کی فضیلت کا اہتمام کیا ہے، جیسا کہ سورہ بقرہ کی فضیلت میں ایک روایت نقل کی ہے:

"عن بريدةرضي الله عنه قال،كنت جالسا عندالنبي صلي الله وسلم فسمعته يقول ،اقرءوا سورة البقره، فان أخذها بركة،وتركها حسرة،ولاتستطيعها البطلة، أي: السحر[16]

ترجمہ: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ روایت کرتے ہے کہ میں آپؐ کے پاس تشریف فرما تھا کہ آپؐ نے فرمایا "سورۃ البقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کو لینا باعثِ برکت ہے، اور اس کو چھوڑنا باعث ندامت اور افسوس ہے جب کہ باطل پرست لوگ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

اس کے علاوہ "سورۃ المؤمن، سورۃ الفاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات، سورۃ الانعام وغیرہ کے تحت "الفضیلۃ" کا عنوان قائم کرکے آیات اور سورتوں کے فضائل مستند روایات کے تحت بیان کئے گئے ہیں۔

2۔ بعض سورتوں کے متعدد نام ذکر کرنا

بعض قرآنی سورتوں کے کئی نام ہیں، اس تفسیر میں کئی مقامات پر سورت کے دیگر ناموں کے ذکر کا بھی التزام کیا گیا ہے، مثلاً سورۃ الفاتحہ کے تحت اکیس نام ذکر کئے ہیں جس میں سے چند یہ ہیں: اساس القرآن، السبع المثانی، ام الکتاب، سورۃ الشفاء، الرقیہ، الوافیہ، الکافیہ، الشافیہ، اور سورۃ الصلواۃ، سورۃ الشکر اور سورۃ المناجاۃ قابلِ ذکر ہیں۔[17]

3۔ تفسیر القرآن بالاحادیث کا التزام

اکثر مقامات پر آیات کی تفسیر کے لئے احادیثِ مبارکہ کا التزام کیا گیا ہے، خاص کر کتبِ ستہ کی روایات لے کر آئے ہیں جو کہ تفسیر بالماثور کی واضح مثال ہے۔ مثلاً سورۃ المؤمنون آیت نمبر 10 اور آیت نمبر: 51 جب کہ سورہ النور کی آیت نمبر 27 میں مختلف روایات کا التزام کیا گیا ہے۔[18]

4۔ مسئلہ عصمت انبیاء کرامؑ کا بیان

تفسیر الھام الرحمٰن میں مسئلہ عصمت انبیاء جہاں بھی آیا ہے، اس پر نہایت مدلل اور مفصل گفتگو کی ہے مثلاً سورۃ البقرہ آیت 125، سورۃ آل عمرآن آیت 162، سورۃ النساء آیت 81 اور سورہ الاعراف آیت 180 کے تحت طویل بحث کی گئی ہے۔[19]

5۔ ناموس صحابہؓ پر دوٹوک موقف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت اور عصمت کے بارے میں مختلف تفاسیر اور کتب کا حوالہ دیا گیا ہے، مثلاً سورۃ آل عمرآن کی آیت نمبر 104، سورۃ الفتح آیت 29، اور دوسری آیات مثلاً ولقدعفاعنکم، ولقدعفااللہ، عنہم، فاعف عنہم، واستغفرلہم، وشاورھم کی آیات قابلِ ذکر ہیں۔ ان آیات کے تحت صحابہ کرام کی عظمت اور افضلیت پر کافی بحث کی گئی ہے۔[20]

6۔ مسائلِ اعتقادیہ کا التزام

مولانا محمد عبد الجبار باجوڑی نے اپنی تصنیف میں مسائل اعتقادیہ کا اہتمام بھی جا بجا کیا گیا ہے مثلاً تفسیر الہام الرحمن میں جلد 1، صفحہ نمبر 79 میں "العقائد النسفیہ" کی عبارات درج کرکے مسائلِ اعتقادیہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی مسائلِ اعتقادیہ پر بحث موجود ہے۔

7۔ شانِ نزول کا التزام

تفسیر الہام الرحمٰن میں چند مقامات پر سورت یا آیت کے شانِ نزول کے بیان کا التزام بھی کیا گیا ہے مثلاً سورۃ البقرہ آیات 158، 38، 89، اور سورۃ المائدہ آیت نمبر 106 میں مختلف آیات اور سورتوں کے شان نزول کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔[21]

8۔ تفاسیر میں قصص باطلہ کی تردید

تفسیر الہام الرحمٰن میں مخصوص مقامات جہاں پر لوگوں نے من گھڑت اور سنی سنائی باتوں کو تفاسیر میں شامل کر دیا تھا، اس کی خوب وضاحت کرکے تردید کی گئی ہے اور افکار باطلہ اور اوہام مردودہ سے حتیٰ الامکان اجتناب کیا گیا ہے، مثلاً قصہ ہاروت وماروتؑ کے بارے میں من گھڑت کہانیوں کی وضاحت۔ اسی طرح سورۃ النمل آیت 45 کے تحت حضرت سلیمانؑ کی طرف منسوب اقوالِ مذمومہ پر اچھی خاصی روشنی ڈالی گئی ہے، تاکہ حق وسچ واضح ہو جائے۔[22]

9۔ مشکل الفاظِ قرآنی کی مادری زبان پشتو میں سمجھانے کی کوشش

قرآن کریم کے وہ مشکل مقامات جہاں لفظی ترجمہ میں قاری کو دشواری ہو، اس کو سمجھانے کی غرض سے پشتو زبان میں ترجمہ کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔[23]

10۔ فرقِ باطلہ اور ضالہ کا تعین اور ان پر رد کا اہتمام

اس تفسیر میں فرِق باطلہ پر اچھی خاصی بحث کی گئی ہے اوران فرِق کے عقائد مذمومہ اور عزائم سے پردہ اٹھایا گیا ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی چند آیات سے فرقہ قدریہ، معتزلہ اور روافض پر رد کیا گیا ہے اور مختصر طور پر ان کے عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔[24]

11۔ نحوی ولغوی تراکیب کی وضاحت

تفسیر میں جابجا نحوی تراکیب کا استعمال کیا گیا ہے، اور یہ بھی مشکلات القرآن کا باقاعدہ حصہ ہے، مثلاً سورۃ البقرہ میں آیت "ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ" میں "ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ" مبتداء اور "هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ" خبر جب کہ "لَا رَيۡبَ فِيۡهِ" جملہ معترضہ ہے۔[25]

اس کے علاوہ کبھی کبھار مشکل الفاظ کی وضاحت لغوی اعتبار سے ذکر کر کے لفظ کے مادہ اشتقاق کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

12۔ تفسیر میں مختلف رموز واشارات کا استعمال

حوالہ دیتے وقت مولانا باجوڑی کبھی کبھار رموز واشارات کا استعمال بھی کرتے ہیں مثلاً کبھی کسی آیت کی تفسیر کے بعد "ر"، "ق" اور "م" لکھ کر اس کا اِشارہ تفسیرِ روح المعانی، قرطبی اور مدارک کی طرف کرتے ہیں۔[26]

13۔ قرآنی آیات کی تفسیر عربی اشعار سے

صاحب تصنیف چونکہ عربی شاعری کا کافی ذوق رکھتے ہیں، اس لئے وہ اکثر مقامات پر آیات کے تحت مختلف اشعار بطور محلِ استشہاد ذکر کرتے ہیں، مثلاً آیات عدت کے تحت ابو طالب کے مشہور اشعار کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور آیت "وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ"[27] ترجمہ: "اور جبرائیلؑ کے ذریعہ ہم نے اس (حضرت عیسیٰؑ) کی تائید کی، کے تحت مفسر نے شاعرِ رسولؐ، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شعر ذکر فرمایا ہے:

وجبرائيل رسول الله فينا   وروح القدس ليس له كفاء[28]

ترجمہ: اور جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے درمیان ایک قاصد ہے، اور اس روح القدسؑ کا کوئی ہمسر اور برابر نہیں ہے (فرشتوں میں)

مذکورہ شعر سے اس بات کی تائید ہوئی کہ "روح القدس" سے مراد جبرئیلؑ ہیں۔

14۔ مختلف فقہی مسائل پر مدلل بحث

مصنف دامت برکاتہم نے اپنی اس شاہکار تصنیف میں مختلف فقہی مسائل کے علاوہ دوسرے مسائل کا بھی ذکر کیا ہے، مثلاً اجرت علی الطاعات کا مسئلہ، ستر عورت کا مسئلہ، دعا بعد الصلوۃ الجنازہ، اولاد کے لئے کس طرح نام رکھا جائے؟، بیانِ وسیلہ وغیرہ فقہی مسائل پر کافی تفصیل موجود ہے۔[29]

جب کہ بعض اہم مسائل جیسے مسئلہ توحید، صفاتِ باری تعالیٰ، حیاتِ برزخی اور مسئلہ تقلید پر مختصر ابحث کی گئی ہے۔ مصنف نے کبھی کبھار اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، اقوال تابعین، اور اقوال فقہاء کرام مثلاً امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبلؒ کا بھی خاص اہتمام کیا ہے۔[30]

15۔ معاشرے میں مروجہ بدعات قبیحہ پر رد

اس تفسیر میں مصنف کی رائے کے مطابق معاشرے میں مروجہ بدعات کی روک تھام کے لئے مختلف مقامات پر بدعت کی اقسام، پر اچھی خاصی بحث کی گئی ہے، مثلاً عورتوں کا قبرستان جاکر وہاں مزاروں پر مختلف قسم کے پھول چڑھانا، نماز جنازہ کے فورا بعد دعا کا التزام، قبروں پر تعمیر اور ان کو پختہ کرنے وغیرہ کی طرف بھرپور رہنمائی کی گئی ہے۔[31]

16۔ اسرائیلی روایات کی تردید

مصنف نے اپنی اس تصنیف میں مختلف اسرائیلی روایات کی تردید بھی کی ہے مثلاً:

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا"[32]

ترجمہ:"اس سے کہا گیا کہ اس محل میں داخل ہو جاؤں،،اس نے جو دیکھا تو یہ سمجھی کہ یہ پانی ہے،اس لئے اس نے(پائینچے چڑھا کر)اپنی پنڈلیاں کھول دی"۔

مصنف نے آیت کے تحت حافظ ابن کثیرؒ کا ایک قول نقل کیا ہے:

"فقيل إنه لما عزم علي تزوجها وإصطفائها لنفسه،ذكر له جمالها وحسنها ولكن في ساقيهما حلب عظيم، ومؤخرأقدامها كمؤخرالدابة،فساءه ذالك،فاتخذهذاليعلم صحته أم لا؟هذاقول محمدبن كعب القرظي وغيره

اس قول کا خلاصہ یہ ہے کہ جب سلیمانؑ نے اس ملکہ بلقیس کے ساتھ نکاح کرنے کا عزم کر لیا،تو جنات میں سے بعض نے کہا کہ اس عورت کی پنڈلیوں پر جانوروں کی طرح لمبے لمبے اور گھنے بال ہیں،پس آپؑ نے اس امر کی تصدیق کے لئے شیشوں کا ایک محل بنایا۔حافظِ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے،اور یہ بنی اسرائیل میں سے ہے،لہذا یہ اسرائیلی روایت ہے جو کہ درست نہیں۔

اس کے علاوہ مولانا محمد عبد الجبار نے آیت کے تحت دو اور روایات کا بھی ذکر کر کے آخر میں اس پر اسرائیلی روایات کا حکم لگایا ہے:

وإن الشياطين خافوا لو تزوجها سليمان وجاءت بولد أن يبقوا في عبوديته فصنعوا له هذاالصرح الممرد،فظنته ماء فكشفت عن ساقيها فإذاهي شعراء،فاستشارهم سليمان مايذهبه فجعلت له الشياطين النورة"

ترجمہ: کہ شیاطین اور جنات کو اس بات کا خوف تھا کہ اگر سلیمانؑ کی شادی ملکہ بلقیس سے ہوئی، اور اس سے اولاد پیدا ہوئی تو لوگ اس کی عبادت میں پڑ جائیں گے،تو جنات نے سلیمانؑ کے لئے یہ محل بنایا،اور ملکہ بلقیس نے اس پر پانی کا گمان کیا،تو انہوں نے اپنی پنڈلیاں کھول دی تو وہ گھنے بالوں والی تھی،تو سلیمانؑ نے ان جنات سے مشورہ کیا کی

جائے ؟ تو شیاطین اور جنات نے ملکہ سبا کے پنڈلیوں سے بال کو ختم کرنے کے لئے لوہے سے بلیڈ بنائیں، لیکن اس کا نشان جسم پر ظاہر ہو جاتے، اس لئے انہوں نے لوہے کے بلیڈ کی بجائے ایک ایسی دوائی بنائی جس سے جسم کے بال اکھڑ جاتے، لہذا یہ انہی کی ایجاد ہے۔

اس بات کی تائید تفسیری طبری کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے:

"عن عطاء بن سائب عن مجاهد في قوله وكشفت عن ساقيهافإذاهماشعراوان، فقال:ألاشئ يذهب هذا؟ قالوا ألموسي،قال لا،ألموسي له أثرفأمربالنورة فصنعت "[33]

ترجمہ: امام مجاہدؒ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ کہ ملکہ بلقیس کی پنڈلیاں گھنے بالوں والی تھی، تو انہوں نے اپنے ماتحتوں سے کہا کہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کے ذریعہ یہ بال ختم اور زائل ہو جائے، تو لوگوں نے کہا کہ لوہے کا بلیڈ ہے، تو ملکہ بلقیس نے کہا کہ نہیں اس کے استعمال سے جگہ پر نشان پڑ جاتا ہے، لہذا انہوں نے حکم دیا کہ ایک ایسی دوائی بنائی جائے جس سے اضافی بال اکڑ جائے لہذا یہ دوائی بنائی گئی۔

آخر میں حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ "والأقرب في مثل هذه السياقات،أنها ملتقاة من أهل الكتاب مما وجد في صحفهم "[34] کہ اس قسم کی روایات میں زیادہ مستند بات یہ ہے کہ یہ اہلِ کتاب کی کتابوں سے لی گئی ہیں جو معتمد ذرائع نہیں ہے۔

درست تفسیر یہ ہے کہ سلیمانؑ کی غرض اس محل کے بنانے سے یہ تھا کہ وہ ملکہ بلقیس کو اپنی سلطنت اور حکمرانی سے متاثر کرکے مرعوب کیا جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عظیم سلطنت عطاء فرمائی تھی، اور یہ بات بہت بعید ہے کہ سلیمانؑ ایک اجنبی عورت کی پنڈلیوں کو دیکھنے کی غرض سے ایک حوض اور تالاب بنایا، کیونکہ یہ انبیاء کرام کی شان میں سے نہیں اور ان اقوالِ مذمومہ میں سے عصمتِ انبیاء پر حرف آتا ہے، جو مناسب نہیں۔

خلاصہ بحث:

علماء کرام کے نزدیک شیخ عبد الجبار باجوڑی کا بڑا مقام و مرتبہ ہے کیوں کہ آپ مختلف علوم وفنون کی ایک عظیم نابغہ روزگار شخصیت ہیں، آپ بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ اور مصنف بھی ہیں، اور مذکورہ بالا فنون کے ساتھ ساتھ اور بھی متعدد موضوعات پر انہوں نے قلم اٹھا کر متعدد تصانیف لکھی ہیں۔ تفسیر "الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلاتِ القرآن میں موصوف کا منہج یہ ہے کہ وہ ابتداء تفسیر بالماثور کو مدِ نظر رکھ کر آیت کی تفسیر آیت، حدیث یا اقوال صحابہ سے کرتے ہیں، اس کے بعد مشکل مقاماتِ قرآنی کو متقدمین مفسرین کی آراء واقوال سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بعض اوقات صرفی لغوی تحقیق، تراکیب، شانِ نزول، تقدیم وتاخیر، فقہی آراء، استدلال، اشعار، مسائل اعتقادیہ، فرقِ باطلہ وضالہ کے مصداقات کا ذکر بھی فرماتے ہیں۔ اس تفسیر کا مطالعہ علماء کرام اور ریسرچ سکالرز خصوصا شائقینِ فن تفسیر کیلئے نہایت موزوں اور مفید ہے۔

تجاویز وسفارشات

1۔ الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلات القرآن کا دوسری کتب مشکلات القرآن، کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جائے۔

2۔ اس تصنیف کو خالص عربی زبان میں منتقل کرنا چاہیئے تاکہ عجم کے علاوہ عرب دنیا بھی اس کاوش سے مستفید ہوسکے۔

3۔ چونکہ تفسیر کا اکثر حصہ عربی زبان پر مشتمل ہے، اس لئے اس تصنیف کے عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ وتشریح کی ضرورت ہے۔

4۔ مشکلات القرآن کے حل میں دوسرے فنون پر بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

5۔ مدارس وجامعات میں مشکلات القرآن کی تفسیر کو نصاب میں شامل کیا جائے۔

6۔ الہام الرحمٰن فی حلِ مشکلات القرآن میں وارد اعلام واشخاص کے تراجم کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے۔

7۔پاکستان کے دور دراز علاقوں میں ایسی اور بھی بہت سی عظیم ہستیاں ہیں جنھوں نے مختلف عنوانات پر قلم اٹھایا ہے، ایسے حضرات کی تلاش کی جائے اور ان کی علمی خدمات کو جامعات اور علمی حلقوں میں اجاگر کیا جائے۔

مصادر و مراجع

1 القرآن،2:2۔

Al-Quran, 2:2.

2 محمد تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن(ادارۃ المعارف کراچی، 2016) 1137۔

Muhammad Taqi Usmani, Asan Tarjama Quran (Karachi: Dar al Maarif, 2016) 1137.

3 - ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن علی ابن منظور الافریقی، لسان العرب(بیروت: مکتبہ دار الصادر، طبع ثالث،1414ھ)،1/38۔

Abul Fazal Jamal al-Din Muhammad bin Ali ibn Manzur al-Ifriqi, Lisan al-Arab (Beirut: Maktaba Dar al-Sadir, 3rd ed., 1414 AH) 1/38.

4 القرآن، 33:25۔

Al-Quran, 25:33.

5 محمد عبدالعظیم الزرقانی، مناہل العرفان فی علوم القرآن(بیروت : دارالفکر، 1999ء)1/2۔

Muhammad Abdul Azeem, Manah al-Irfan fi ulum al-Quran (Beirut: Dar al-fikr, 1999),1/2.

6 - انٹرویو، محمد عبدالجبار باجوڑی، بمقام جامعہ تعلیم القرآن، توحید آباد، ترخو،18 نومبر2019بعد از نماز عصر۔

Interview Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, at Jamia Talim al-Quran, Tawhid abad, Tarkhu, 18th November, 2019 after Asar Salah.

7 حسن بن عبداللہ العسکری، معجم الفروق اللغویہ (سعودیہ: مؤسسۃ الناشر الاسلامی، 1412 ھ/ 1991ء)، 3/87۔

Hasan Bin Abdullah Al-Asakari, Mujam al-Furuq al-Lughawia (Saudi Arabia: Moasisah al-Nashir al-Islami,1412/1991) 3/87.

8ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی، سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر:3483۔

Abu Isa Muhammad bin Isa al-Tirmidhi, Sunan Tirmidhi, Kitab al-Da'awat aan Rasul Allah Sal'la Allah Alaih wa Sallam, Hadith no. 3483.

9۔غیر مطبوع ایم فل مقالہ، مولانا وحید اللہ قاسمی، لیکچرار آف اسلامک سٹڈیز، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، سیشن 2016ء-2017ء،48۔

Non-published M. Phil thesis of Maulana Wahid Allah Qasmi, Lecturer of Islamic Studies, Allama Iqbal Open University Islamabad, session 2016-17, 48.

10۔مولانا محمد عبدالجبار باجوڑی، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری(باجوڑ: مکتبہ جامعہ تعلیم القرآن)،1/13۔

Maulana Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, Hadya al-Bajauri Sharh al-Sahih al-Bukhari (Bajaur: Maktaba Jamia Talim al-Quran) 1/13.

11۔مولانا محمد عبدالجبار باجوڑی، مقدمہ فیض الملہم شرح الصحیح مسلم(باجوڑ: مکتبہ جامعہ تعلیم القرآن)،1/43۔

Maulana Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, Muqadimah Faiz al-Mulhim Sharh al-Sahih Muslim (Bajaur: Maktaba Jamia Talim al-Quran) 1/43.

12۔مولانا محمد عبدالجبار باجوڑی، فیض الودود شرح سنن ابی داؤد(باجوڑ: مکتبہ جامعہ تعلیم القرآن)،1/21۔

Maulana Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, Faiz al-Wadud Sharh Sunan abi Dawud (Bajaur: Maktaba Jamia Talim al-Quran) 1/21.

13۔مولانا محمد عبد الجبار باجوڑی، المسک الشذی شرح الامام الترمذی (پشاور: مکتبہ دار الاشاعت)، 1/39۔

Maulana Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, al-Misk al-Shazi Sharh al-Imam al-Tirmizi (Peshawar: Maktaba Dar al-Isha'at) 1/39.

14۔مولانا محمد عبد الجبار باجوڑی، التعلیق الصحیح شرح مشکواۃ المصابیح (باجوڑ: مکتبہ جامعہ تعلیم القرآن)، 1/13۔

Maulana Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, al-Ta'liq al-Sahih Sharh Mishkat al-Masabih (Bajaur: Makataba Jamia Talim al-Quran) 1/13.

15۔مولانا محمد عبد الجبار باجوڑی، مقدمہ تفسیر فتح الرحمٰن (پشاور: مکتبہ اشاعت اکیڈمی، 1435ھ/2014ء)1/4۔

Maulana Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, Muqadimah Tafsir Fath al-Rahman (Peshawar: Maktaba Isha'at Academy, 1435 AH/2014 AD) 1/4.

16۔ابو الحسن مسلم بن حجاج القشیری النیسابوری، الجامع الصحیح المسلم (بیروت: دار الاحیاء التراث العربی، س ن)، 1/553۔

Abu al-Hassan Muslim bin Hajjaj al-Qushairi al-Nisaburi, al-Jami' al-Sahih al-Muslim (Beirut: Dar al-Ihya al-Turath, ND), 1/553.

17۔مولانا محمد عبد الجبار باجوڑی، تفسیر الہام الرحمٰن فی حل مشکلات القرآن (باجوڑ: مکتبہ جامعہ تعلیم القرآن، س ن)، 1/10۔

Maulana Muhammad Abd al-Jabbar Bajauri, Tafsir Ilham al-Rahman fi hal Mushkilat al-Quran (Bajaur: Makataba Jamia Talim al-Quran, ND) 1/10.

18۔باجوڑی، تفسیر الہام الرحمٰن، 1/27۔

Bajauri, Tafsir Ilham al-Rahman, 1/27.

19۔ایضاً، 1/305۔

Ibid, 1/305.

20۔ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر (ریاض: دار طیبۃ للنشر والتوزیع، 1420ھ)، 1/345۔

Abu al-Fida Ismail bin Umar bin Kathir, Tafsir ibn Khathir (Riyad: Dar Taibah lil-nashr wa al-Tawzi', 1420), 1/345.

21۔باجوڑی، تفسیر الہام الرحمٰن، 1/565۔

Bajauri, Tafsir Ilham al-Rahman, 1/565.

22۔ایضاً، 1/384۔

Ibid, 1/384.

23۔ایضاً، 1/399۔

Ibid, 1/399.

24۔ایضاً، 1/22۔

Ibid, 1/22.

25۔ایضاً، 1/27۔

Ibid, 1/27.

26۔ایضاً، 1/412۔

Ibid, 1/412.

[27] القرآن، 2:187۔

Al-Quran, 2:187.

[28] محمد بن حسین البغوی، معالم التنزیل فی تفسیر القرآن (بیروت: دار التراث العربی، 2009ء)1/146۔

Muhammad Bin Husain Al-baghawi, Maalim al-Tanzil fi Tafsir al-Quran (Beirut: Dar al-Turath al-Arabi, 2009)1/146.

29۔ایضاً، 1/98۔

Ibid, 1/98.

30۔ایضاً، 1/162۔

Ibid, 1/162.

31۔ایضاً، 1/92۔

Ibid, 1/92.

32۔القرآن، 44:27۔

Al-Quran, 27:44.

33۔ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری، جامع البیان فی تاویل القرآن (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1420ھ)، 18/84۔

Abu Jafar Muhammad bin Jarir bin Yazid al-Tabri, Jami; al-Bayan fi Tawil al-Quran (Beirut: Muassisah al-Risalah, 1420AH) 18/84.

34۔ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 4/602۔

Ibn Kathir, Tafsir al-Quran al-Azim, 4/602.